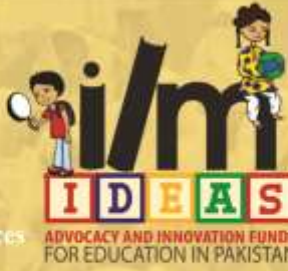


I-SAPS

Institute of
Social and Policy Sciences



PP-207

لودھراں

تعلیمی صورتحال



تعلیم تک رسائی کا حق



معیاری تعلیم کا حق



تعلیم اور عوامی رہنماؤں کی ذمہ داری

the 1990s, the number of people in the UK who are aged 65 and over has increased from 10.5 million to 13.5 million (1990–2000) (ONS 2001).

There is a growing awareness of the need to address the health care needs of the elderly population. The Department of Health (2000) has set out a strategy for the NHS to meet the needs of the elderly population. This strategy is based on the following principles:

- To ensure that the elderly population has access to the services they need.
- To ensure that the elderly population is able to live independently in their own homes for as long as possible.
- To ensure that the elderly population is able to participate in the community and social activities.

The NHS is committed to meeting these principles and is working to ensure that the elderly population has access to the services they need.

One of the ways in which the NHS is working to meet these principles is by providing a range of services to the elderly population. These services include:

- Home care services, which help elderly people to live independently in their own homes.
- Residential care services, which provide a safe and secure environment for elderly people who are unable to live in their own homes.
- Dementia services, which provide support and care for elderly people with dementia.

The NHS is also working to ensure that the elderly population has access to the services they need through a range of other initiatives.

These initiatives include:

- The NHS Direct helpline, which provides 24-hour access to health care advice.
- The NHS website, which provides information and advice on a range of health care issues.
- The NHS App, which allows elderly people to access their health records and book appointments.

The NHS is committed to meeting the needs of the elderly population and is working to ensure that they have access to the services they need.

One of the ways in which the NHS is working to meet these needs is by providing a range of services to the elderly population. These services include:

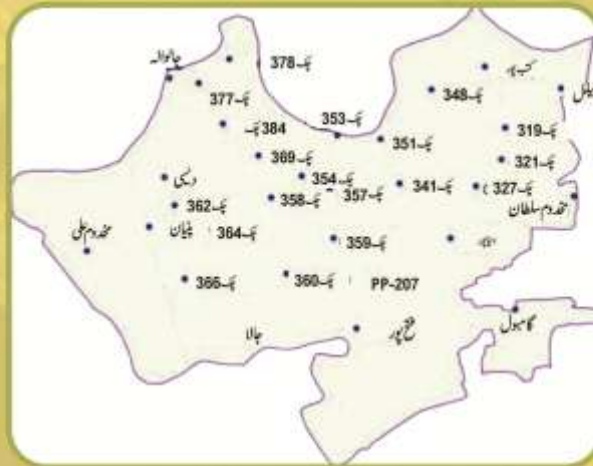
- Home care services, which help elderly people to live independently in their own homes.
- Residential care services, which provide a safe and secure environment for elderly people who are unable to live in their own homes.
- Dementia services, which provide support and care for elderly people with dementia.

PP-207 لوڈھراں : تعلیمی صورتحال

انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز اور علم آئیڈیاز بطور ادارہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر سیاسی قیادت اور ماہرین تعلیم کے درمیان ایک مضبوط رابطہ اور تعاون پیدا ہو جائے تو ملک میں بہتر تعلیمی اصلاحات کا نفاذ ممکن ہو سکتا ہے۔ چونکہ سیاسی قیادت اور سیاسی رہنمائیں نہ صرف تعلیمی پالیسی کے ذمہ دار ہیں بلکہ اس پالیسی کو کامیابی کے ساتھ لاگو کرنے میں بھی ان کا اہم کردار ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کی شراکت معنی خیز اور مثبت نتائج کی حامل ہو۔

عوامی نمائندوں کی حمایت اور پوزیشن کے بغیر کسی بھی حلقہ میں تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ چونکہ تمام سیاسی جماعتیں عوام کی نمائندہ ہیں اس لیے وہ تعلیم کے متعلق قانون سازی اور اس کے نفاذ کے لیے موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ اپنی جماعت کے قائدین اعلیٰ سطح کے عہدیداران اور پارٹی کارکنوں کو بھی اس کی اہمیت بیان کر سکتے ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر عوام حلقہ میں موجود سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں سے عہد لیں تو یقیناً تعلیمی پالیسی سازی اور اس کے نفاذ میں بہتری آسکتی ہے جس سے حلقہ میں تعلیم کی صورتحال کو بہتر کیا جاسکتا ہے اور تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ اس تناظر میں یہ ضروری ہے کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں عوام اور عوامی نمائندگان بہتر طور پر آگاہ ہوں۔ اس مقصد کے لیے یہ معلوماتی کتابچہ تیار کیا گیا ہے جو کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں معلومات و اعداد و شمار فراہم کرتا ہے تاکہ ان معلومات کو عوام الناس اور عوامی نمائندگان تعلیمی بہتری کیلئے استعمال کر سکیں۔



نقشہ
PP-207
لوڈھراں

حلقہ میں مجموعی نشست سکولوں کی تعداد : 232
اساتذہ کی تعداد : 1701
داخل شدہ بچوں کی تعداد : 39245

مرورائے دہندگان کی تعداد : 75378
خواتین رائے دہندگان کی تعداد : 69981
کل تعداد رائے دہندگان : 145359

اگر ہم حلقہ کی تعلیمی حالت کا جائزہ لیں تو وہ کچھ اس طرح ہے۔

سکولوں میں دستیاب سہولتیں:

حلقہ میں موجود سرکاری سکولوں میں بہت سی سہولتیں دستیاب ہیں جو کہ خوش آئند ہیں مگر موجود سہولتوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور اب اختیار سے توجہ چاہتی ہے۔ اسی طرح بہت سے سکول بنیادی سہولتوں خصوصاً بجلی سے محروم ہیں۔ اس صورت حال کی ذمہ داری بطور شہری ہم سب پر بھی ہے۔ اگر اب اختیار اور شہری اپنے فرائض کو بخوبی سمجھیں تو یہ صورت حال بہتر ہو سکتی ہے۔

پینے کا پانی:



پینے کے پانی سے
محروم سکولوں کی
تعداد

02

حلقہ میں 02 سکول ایسے ہیں جہاں پانی کی سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

بیت الخلاء کی سہولت:



بیت الخلاء کے
بغیر سکولوں کی
تعداد

02

بیت الخلاء کی فراہمی ایک بنیادی ضرورت ہے لیکن 02 سکول ایسے ہیں جہاں یہ سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

چار دیواری:



بغیر چار دیواری
کے سکولوں کی
تعداد

02

حلقہ میں چار دیواری کے بغیر سکولوں کی تعداد 02 ہے۔ سکولوں کی چار دیواری اور خاص طور پر لڑکیوں کے سکول کی چار دیواری انتہائی اہم ہے جبکہ کچھ سکول اس سہولت سے محروم ہیں اور راباب اختیار (عوامی نمائندگان) کی توجہ کے طالب ہیں۔

بجلی کی سہولت:



بجلی کی سہولت سے
محروم سکولوں کی
تعداد

34

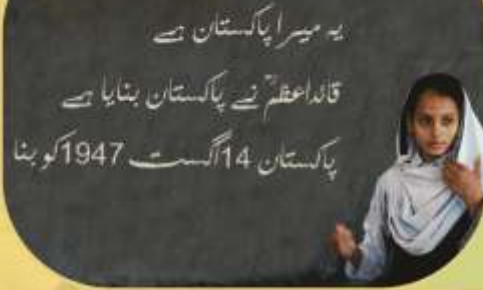
حلقہ میں 34 سکول ایسے ہیں جو بجلی کی سہولت سے محروم ہیں اور طلباء سخت گرمی میں بغیر بجلی کی سہولت کے سکول میں پڑھتے ہیں جس سے ان کے سینے کے عمل میں بہت زیادہ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

تعلیمی معیار:

حلقہ کے مطابق تعلیمی معیار کے اعداد و شمار موجود نہیں ہیں جس سے یہ مشکل ہے کہ ہم ہر حلقے کے طلباء کے تعلیمی معیار کا تجزیہ کر سکیں تاہم ضلع کی تعلیمی صورتحال کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار انتہائی نیچے ہے۔ جسکو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور عوامی نمائندگان اور راباب اختیار کے لیے توجہ طلب ہے۔ جسے بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ صورتحال اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ عوامی نمائندے اور حلقہ تعلیم کے متعلقین فوری عملی

اقدامات کریں۔

37 فیصد بچے



تیسری کلاس کے
37 فیصد بچے اردو
کا ایک جملہ بھی
نہیں پڑھ سکتے۔

اردو: ضلع میں دی جانے والی تعلیم کا معیار بھی اتنا قابلِ فخر نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 37 فیصد بچے اردو کا ایک جملہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

29 فیصد بچے



تیسری کلاس کے
29 فیصد بچے
انگریزی کا ایک
لفظ بھی نہیں پڑھ
سکتے۔

انگریزی: انگریزی مضمون میں بھی صورتحال اس سے مختلف نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 29 فیصد بچے انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

55 فیصد بچے



تیسری کلاس کے
55 فیصد بچے
تفریق کا ایک
سوال بھی حل نہیں
کر سکتے۔

ریاضی: ریاضی کے مضمون میں بچوں کی تعلیمی حالت نہایت مایوس کن ہے تیسری کلاس کے 55 فیصد بچے تفریق کا ایک سوال بھی حل نہیں کر سکتے۔

ضلع کا تعلیمی بجٹ:

ضلع کا تعلیمی بجٹ کچھ اس طرح ہے۔



ضلع کا تعلیمی بجٹ

11 ارب 96 کروڑ
72 لاکھ 20 ہزار
روپے

گھڑاؤں کی مدد میں دی جانے والی رقم
1 ارب 89 کروڑ 20 لاکھ روپے

دیگر ایشیا (اے آئی اے) کے دیگر ممبر ریاست
7 کروڑ 52 لاکھ 20 ہزار روپے

ضلع کے تعلیمی بجٹ میں ترقیاتی مدد میں جنس کی جانے والی رقم،
2 کروڑ 17 لاکھ 70 ہزار روپے

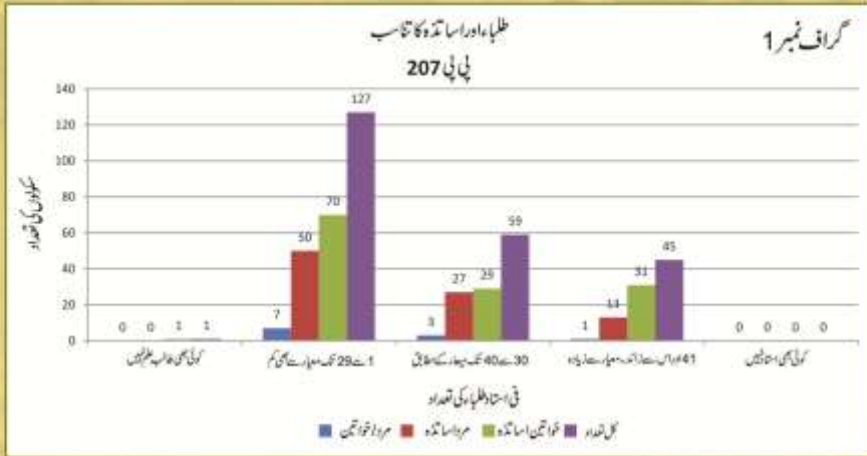
محکمہ کوآپریٹو ہاؤسنگ کی ترقیاتی فنڈ کی رقم،
21 کروڑ 90 لاکھ روپے



اگر ہم ضلع کے تعلیمی بجٹ (2012-13) کا تجزیہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ترقیاتی مدد میں جنس ہونے والی رقم 21,770,000 روپے ہے۔ جبکہ بجٹ کا زیادہ تر حصہ صرف گھڑاؤں کی مدد میں جنس کیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت کی طرف سے ترقیاتی مدد میں دی جانے والی رقم صرف 219,000,000 روپے تھی جو سکولوں میں بنیادی سہولتوں (بغیر پانی بجلی کے بغیر، لیٹرین کے بغیر، چار دیواری کے بغیر، کھیل کے میدان کے بغیر سکول) کی فراہمی کے لئے اچھائی کم ہے۔

سرکاری سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب

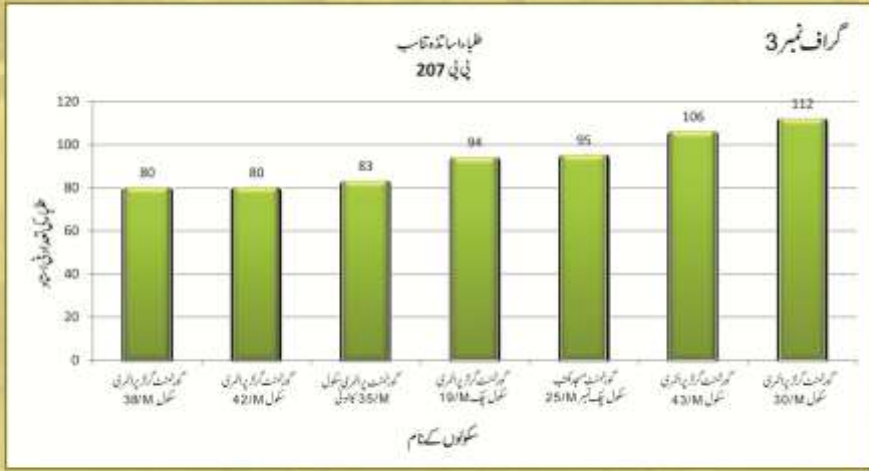
درج ذیل میں دیئے گئے تینوں گراف حلقہ میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان گراف میں دیئے گئے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حلقہ کے کچھ سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب بہتر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ انسانی وسائل کے استعمال کو مناسب اور موزوں بنایا جاسکے۔ عوامی رہنماء اور ارباب اختیار اس مسئلہ کے حل کیلئے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بھرپور کوششیں کریں۔



درج بالا گراف نمبر 1 میں اعداد و شمار کے مطابق اس حلقہ میں 127 ایسے سکول ہیں جہاں محض 1 سے 29 طلباء کیلئے ایک استاد متعین ہے جو کہ وسائل کے ضیاع کے مترادف ہے جسے موزوں (Rationalize) بنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح 45 سکول ایسے ہیں جہاں 41 یا اس سے زیادہ طلباء کیلئے ایک استاد مقرر ہے جو کہ مقرر شدہ معیار سے کافی کم ہے۔ اوپر دیئے گئے اعداد و شمار ارباب اختیار کیلئے توجہ طلب ہیں تاکہ طلباء اور اساتذہ کا تناسب اس طرح سے کیا جائے کہ انسانی وسائل کو موزوں بنایا جاسکے۔ اور حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار (40 طلباء کیلئے ایک استاد ہے) کے مطابق کیا جائے تاکہ طلباء کو مناسب وقت اور توجہ دی جاسکے اور تعلیمی معیار میں بہتری ممکن ہو سکے۔ یہ تمام صورتحال اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ عوامی نمائندے خاص طور پر حلقہ کے ایم پی اے صاحب اہلکار اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور اس تحقیق کے نتیجے میں سامنے آنے والے ان مسائل کو ممکنہ حد تک حل کرنے کی کوشش کریں۔



گراف نمبر 1 میں دیئے گئے اعداد و شمار میں سے 5 سکولوں کے نام گراف نمبر 2 میں دیئے گئے ہیں جہاں سے 9 طلباء کیلئے ایک استاد مختص ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں اساتذہ کی تعداد بچوں کی تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہے جس کو موزوں (Rationalize) بنانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ایسے سکولوں میں اساتذہ کی ضرورت پوری کی جاسکے جہاں اساتذہ کی کمی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس توجہ طلب مسئلے کو حل کرنے کیلئے جلد پیشرفت کی جائے گی۔



گراف نمبر 1 میں دیے گئے اعداد و شمار میں سے 7 سکولوں کے نام گراف نمبر 3 میں دیے گئے ہیں جہاں 80 سے 112 طلباء کیلئے ایک استاد ہے جو کہ حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار کے اعتبار سے انتہائی غیر متوازن ہے۔ یہ تناسب 40:1 ہونا چاہیے۔ اس تناسب کو معیار کے مطابق کرنے کیلئے عوامی نمائندوں، شہریوں اور شعبہ تعلیم کے متعلقین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

رائے دہندگان: ہمارے بچوں کو معیاری تعلیم چاہیے

حلقہ میں 145359 رجسٹرڈ رائے دہندگان ہیں۔ ان میں خواتین ووٹر کی تعداد 69981 اور مرد ووٹر کی تعداد 75378 ہے۔ ووٹ کی اہلیت کو جانتے ہوئے رائے دہندگان اپنے بچوں کی تعلیم کی بہتری کے لئے بڑھ کر آگے آئیں اور عوامی نمائندوں سے مطالبہ کریں کہ انہیں اپنے بچوں کے لیے معیاری تعلیم چاہیے

تجربوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ تعلیم اور سیاست کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اگر اس رابطے کی اہلیت کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام متعلقہ افراد کو اس بات پر راضی کیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تعلیم کے لئے عوامی نمائندگان سے اس بات کا عہد لیں کہ وہ حلقہ میں ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے خاطر خواہ اقدامات کریں گے۔

- گورنمنٹ گراؤنڈ نیو ماڈل سکول 131 ایم دنیاپور
- گورنمنٹ مسجد کتب سکول 1381 بلائیو بی (شمالی) دنیاپور



- گورنمنٹ بوائز مل سکول طاہرہ بھٹہ دنیاپور
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول 1348 بلائیو بی دنیاپور



- گورنمنٹ بوائز ہائی سکول مسلم پبلک 1363 بلائیو بی دنیاپور
- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول 124 ایم دنیاپور

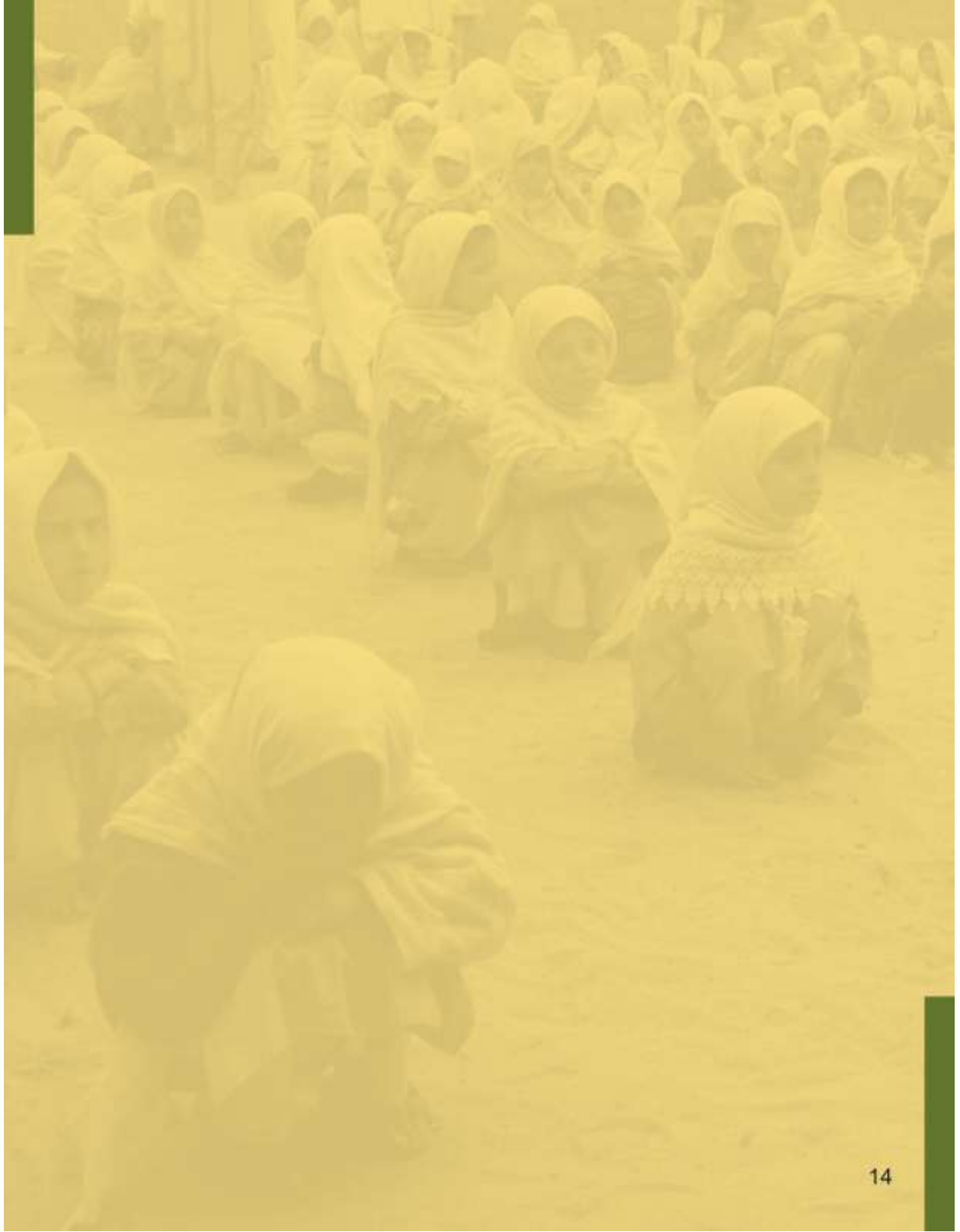




34 سکولوں کے
لئے بجلی چاہئے

- گورنمنٹ بوئاز پرائمری سکول غربی وارڈ نمبر 4، دنیاپور
- گورنمنٹ بوئاز پرائمری سکول کینگ والا، دنیاپور
- گورنمنٹ بوئاز پرائمری سکول 361 شرقی، دنیاپور
- گورنمنٹ بوئاز پرائمری سکول 345، بیوی بی، دنیاپور
- گورنمنٹ بوئاز مل سکول چک نمبر 134، ایم، دنیاپور
- گورنمنٹ بوئاز پرائمری سکول فتح پور، مشرقی فتح پور، دنیاپور
- گورنمنٹ بوئاز پرائمری سکول چک نمبر 375، بیوی بی، دنیاپور
- گورنمنٹ بوئاز پرائمری سکول کوئی والا، جواہر، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وارڈ نمبر 10، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول استی کا، نمود، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول صادق والا، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کمال پور، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 327، بیوی بی، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 131، ایم نمبر 2، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 361، بیوی بی شرقی، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کیتال، کالونی قطب پور، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 325، بیوی بی، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 329، بیوی بی، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بسٹ والا، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ملک والا، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 350، بیوی بی، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 119، ایم، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 136، ایم، دنیاپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 382، بیوی بی، دنیاپور

- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 142 ایم ڈنیا پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 110 ایم بی آر ڈنیا پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول نازی والا ڈنیا پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بوہڑ ٹیلی ڈنیا پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول فتح پور ڈنیا پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول یحییٰ دوست محمد ڈنیا پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 140 ایم ڈنیا پور
- گورنمنٹ مسجد کتب سکول قطب پور ڈنیا پور
- گورنمنٹ مسجد کتب سکول 381 بلاک بی (شمالی) ڈنیا پور
- گورنمنٹ مسجد کتب سکول ہل اوڈاں والی ڈنیا پور



the 1990s, the number of people who have been employed in the public sector has increased in all countries.

There are a number of reasons for the increase in public sector employment. First, the public sector has become an important source of employment for many people, especially in developing countries. Second, the public sector has become an important source of income for many people, especially in developing countries. Third, the public sector has become an important source of social services for many people, especially in developing countries. Fourth, the public sector has become an important source of political power for many people, especially in developing countries.

The increase in public sector employment has led to a number of problems. First, the public sector has become a major source of corruption. Second, the public sector has become a major source of inefficiency. Third, the public sector has become a major source of waste. Fourth, the public sector has become a major source of unemployment.

The increase in public sector employment has also led to a number of other problems. First, the public sector has become a major source of political instability. Second, the public sector has become a major source of social inequality. Third, the public sector has become a major source of environmental degradation. Fourth, the public sector has become a major source of economic stagnation.

The increase in public sector employment has also led to a number of other problems. First, the public sector has become a major source of political corruption. Second, the public sector has become a major source of social injustice. Third, the public sector has become a major source of economic decline. Fourth, the public sector has become a major source of environmental destruction.

The increase in public sector employment has also led to a number of other problems. First, the public sector has become a major source of political oppression. Second, the public sector has become a major source of social discrimination. Third, the public sector has become a major source of economic stagnation. Fourth, the public sector has become a major source of environmental destruction.

The increase in public sector employment has also led to a number of other problems. First, the public sector has become a major source of political corruption. Second, the public sector has become a major source of social injustice. Third, the public sector has become a major source of economic decline. Fourth, the public sector has become a major source of environmental destruction.

اُسی ٹیٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی اور پالیسی سازی میں معاونت کرنے والا ادارہ ہے جو سماجی معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق میں سرگرم عمل ہے۔ شعبہ تعلیم I-SAPS کا ایک اہم تحقیقی موضوع ہے۔ I-SAPS نے پاکستان میں دفعتی اور سماجی سٹڈیز شعبہ تعلیم کی مختلف جہتوں پر تحقیق کی ہے جن میں تعلیم کیلئے شخص کیے جانے والے بجٹ اور اس کا استعمال، تعلیم کیلئے کیے جانے والی قانون سازی، تعلیمی شعبہ کا انتظام و انصرام وغیرہ شامل ہیں۔

ضلع کوہرا میں تعلیمی صورتحال میں بہتری لانے کی خاطر اُسی ٹیٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) علم آئیڈیاز (IIm Ideas) کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔

یہ معلوماتی کتابچہ I-SAPS نے علم آئیڈیاز کی معاونت سے تیار کیا ہے۔ علم آئیڈیاز کا اس کتابچے کے مندرجات سے تعلق ہونا ضروری نہیں ہے۔

مزید معلومات کیلئے



www.i-saps.org



info@i-saps.org



051-111-739-739



@I_SAPS



facebook.com/I-SAPS